خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

27-اکتوبر 1997ء

روزنامہ الفضل ربوہ

CPL 61

فون 213029

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 238 سوموار 24 جمادی الثانی- 1418ھ 27 اخاء 1376ھش 27 اکتوبر 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی جماعت

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔
جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اس پر بد اثر ڈالتا ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف (کلام الٰہی) نہیں ہیں ان کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔
(روحانی خزائن جلد 19۔ صفحہ 19)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان میں دو قسم کے مادے رکھے ہیں۔ ایک سمی مادہ ہے۔ جس کا موکل شیطان ہے اور دوسرا تریاقی مادہ ہے۔ جب انسان تکبر کرتا ہے اور اپنے تئیں کچھ سمجھتا ہے اور تریاقی چشمہ سے مدد نہیں لیتا۔ تو سمی قوت غالب آجاتی ہے، لیکن جب اپنے تئیں ذلیل و حقیر سمجھتا ہے اور اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک چشمہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے اس کی روح گداز ہو کر بہہ نکلتی ہے اور یہی استغفار کے معنی ہیں۔ یعنی یہ کہ اس قوت کو پا کر زہریلے مواد پر غالب آجاوے۔

غرض اس کے معنی یہ ہیں کہ عبادت پر یوں قائم رہو۔ اول۔ رسول کی اطاعت کرو۔ دوسرے ہر وقت خدا سے مدد چاہو۔ ہاں پہلے اپنے رب سے مدد چاہو۔ جب قوت مل گئی تو (-) خدا کی طرف رجوع کرو۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 349)

ساری دنیا میں سب سے بڑا فساد جھوٹ ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

دنیا میں جو بہت سے تعلقات بگڑنے کی وجہ ہے وہ بنیادی طور پر یہی ہے کہ اپنے نفس کا شیطان انسان کو دکھائی نہیں دیتا۔ کوئی ان سے وہ سلوک کرے تو واویلا کریں گے، شور مچائیں گے، کہیں گے کیسی جماعت ہے جہاں ایسے ایسے لوگ داخل ہیں جو اس طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے بیان فرمودہ حقوق کو ادا نہیں کرتے اور عائد شدہ قدروں کی پرواہ نہیں کرتے اور جب ان سے پوچھا جائے کہ تم کیا کرتے ہو تو بعض دفعہ معصومیت سے کہیں گے ہم تو بالکل ٹھیک ٹھاک ہیں۔ ہم تو کبھی بھی خدا تعالیٰ کی جان بوجھ کر نافرمانی نہیں کرتے۔ کوئی غلطی سے بات ہو جائے تو ہو جائے۔ لیکن یہ بات جھوٹ ہے اور واقعتہً انسان جان بوجھ کر ہر فیصلے کے موقع پر نافرمانی کا قدم اٹھاتا ہے۔

اب جھوٹ کی بات چل رہی ہے تو یاد رکھیں کہ جھوٹ اس وقت انسان کا، ساری دنیا کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ جھوٹ کے متعلق یہ خیال کر لینا کہ محض دین کی تعلیم ہے، (-) کو جھوٹ نہیں بولنا چاہئے یہ جھوٹ کی حقیقت کو نہ سمجھنے کا ایک اور انداز ہے۔ جھوٹ تو دنیا کے زہروں کی طرح ہے۔ وہ زہر نیکی اور بدی کی تمیز نہیں کرتے، وہ زہر ضرور ہلاک کرتے ہیں۔ اگر اتنی مقدار میں استعمال ہوں کہ ہلاک کرنے والے ہوں۔ وہ زہر ضرور لمبا، دائمی اثر چھوڑ جاتے ہیں۔ جب ان کی سرشت میں لمبا عرصہ داخل کر دیا گیا ہو یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے، تو وہ تو اپنا کام دکھاتے ہیں۔ اسی طرح جھوٹ بھی ایک تو گناہ ہے یعنی ہر (صاحب ایمان) جو اللہ پر ایمان لاتا ہے۔ (-) اس کے لئے جھوٹ ایک گناہ کی حیثیت رکھتا ہے

اور اس گناہ کا حساب کتاب زیادہ تو یوم آخرت میں ہوگا۔ لیکن میں ایک بات آپ کو بتا رہا ہوں کہ جھوٹ ایک زہر بھی ہے اور وہ زہر ایسا ہے جو روزمرہ ضرور اثر دکھاتا ہے اس کا منفی اثر ضرور ہوتا ہے اور کوئی دنیا کی طاقت اس کو روک نہیں سکتی۔

ساری دنیا میں سب سے بڑا فساد جھوٹ ہے اور دراصل اس لئے کہ جھوٹ شیطان کی عبادت کا ایک اور نام ہے میں جماعت کو پہلے بھی بارہا سمجھا چکا ہوں کہ تم کہتے ہو (-) کہ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں تو چھوٹی چھوٹی غفلتیں جو سرزد ہو جاتی ہیں ان کے متعلق تو آپ استغفار سے کام لے سکتے ہیں مگر اگر یہ اقرار ہی جھوٹ ہو اور سراسر جھوٹ ہو اور انسان جانتا ہو کہ جب بھی مدد کی ضرورت پڑتی ہے ہم غیر اللہ کی طرف منہ کرتے ہیں تو ایسے شخص کو دنیا کی سزا تو ملنی ہی ہے

باقی صفحہ 7 پر

ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تحریک جدید کا سال اختتام پذیر ہو رہا ہے

عہدیداران سے ضروری گذارش

○ تحریک جدید کا سال نمبر 63 اختتام پذیر ہو رہا ہے جماعتوں کے عہدیداران سے گذارش ہے کہ اس ماہ میں چندہ تحریک جدید کی وصولی سو فیصد کر کے نئے سال کی تیاری کریں جملہ ذیلی تنظیموں سے مدد لیکر کام کیا جائے۔ جن کے ذمہ بقایا ہے ان کی فہرستیں تیار کر لی جائیں۔ اور وصولی کے لئے مناسب تعداد میں مخلصین مقرر کر کے گھر گھر جا کر چندہ تحریک جدید کی وصولی کریں۔ جمع شدہ چندہ تحریک جدید اولین فرصت میں مرکز میں بھجوانے کا اہتمام کریں۔

وکیل المال

نمایاں کامیابی

○ عزیزہ مکرمہ طیبہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم اقبال احمد بھٹی صاحب (وفات یافتہ) نے بی ایس سی کے امتحان میں پوسٹ گریجوایٹ گورنمنٹ کالج فار وومنز سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی میں کالج میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزہ نے 640/850 نمبر حاصل کر کے اسلام آباد اور راولپنڈی کے کالجز میں نمایاں پوزیشن حاصل کی۔ عزیزہ نے اس سے قبل ایف ایس سی میں جامعہ نصرت ربوہ کے تحت فیصل آباد بورڈ میں لڑکیوں میں دوسری پوزیشن حاصل کی تھی۔ عزیزہ کی مزید ترقیات کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبد الرحیم صاحب یونس آف کراچی حال مستقل مکین بیت الکرامہ دار الضیافت لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 97-10-21 صبح ساڑھے چھ بجے فضل عمر ہسپتال میں انتقال فرما گئے۔ ان کی عمر 82 سال تھی۔ موصوف موصی تھے۔ ان کا جنازہ اسی دن احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نے پڑھایا۔ تدفین کے بعد مکرم ملک منور احمد صاب جاوید نائب ناظر ضیافت نے دعا کروائی۔ احباب کرام سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

27 اخاء 1376 ہش   27 اکتوبر 1997ء

اختیار اور مجبوری

یہ بات ہمیشہ زیر بحث رہی ہے کہ انسان مختار ہے یا مجبور۔ بعض لوگ اسے مختار سمجھتے ہیں اور بعض مجبور۔ جو مجبور سمجھتے ہیں ان کا خیال یہ ہے کہ انسان کے ہاتھ میں تو کچھ بھی نہیں۔ جو کچھ وہ کرتا ہے یا جو کچھ وہ کر سکتا ہے وہ اسکی تقدیر میں پہلے سے لکھا ہوا ہے۔ اور چونکہ ایک بات لکھی جا چکی ہے اس لئے اسے اس بات پر اختیار نہیں کہ وہ اسے بدل دے اور جو اسے مختار سمجھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو دل دیا ہے' اس کو ذہن دیا ہے' اسے سوچنے کی قوت دی ہے اور فیصلہ کرنے کی بھی۔ اس لئے وہ خود فیصلے کرتا ہے اور ان فیصلوں کے نتائج کا خود ہی ذمہ دار ہے۔ وہ مختار ہے۔

لیکن بات یہ ہے کہ اگر انسانی زندگی پر غور کیا جائے اور انسان کے اعمال و افعال کا تجزیہ کیا جائے تو یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ وہ ایک حد تک مختار ہے اور ایک حد تک مجبور۔ گو اپنے اختیار کو استعمال تو کر سکتا ہے اس لئے کہ اسے اختیار دیا گیا ہے لیکن اپنے اختیار کو استعمال کرنے کے بعد اس کے ہاتھ میں یہ بات نہیں ہوتی کہ اس کا نتیجہ بھی اپنی مرضی کے مطابق نکال لے۔ یہ نہیں کہ نتیجہ اس کی مرضی کے مطابق نکل ہی نہیں سکتا۔ نکلتا ہے۔ بسا اوقات نکلتا ہے۔ لیکن ضروری نہیں کہ اس کی مرضی کے مطابق نتیجہ نکلے۔ اور جب اس کی مرضی کے مطابق نتیجہ نہیں نکلتا تو اسے بڑی آسانی سے یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے کہ وہ کوئی ایسا مختار بھی نہیں۔ مختار ہے تو سہی لیکن کوئی ایسا مختار بھی نہیں۔ اور مجبور ہے۔ آپ کوئی ارادہ کریں اور اس پر عمل شروع کر دیں تو آپ کو بظاہر روکنے والی کوئی بات نہیں۔ آپ نے فیصلہ کیا کہ آپ سفر پر جائیں گے۔ آپ ریلوے سٹیشن پر جائیے۔ بسوں کے اڈے پر جائیے۔ اور جا کر گاڑی میں یا بس میں سوار ہو جائیے یہ آپ کے اختیار میں ہے۔ اس کے لئے آپ خود سوچتے ہیں اور اپنے دل سے فیصلہ کرتے ہیں اور پھر اس پر عمل درآمد کرتے ہیں۔ یہ تو آپ کا اختیار ہے۔ لیکن آپ نے سفر اختیار کیا ہے کسی خاص غرض کے لئے۔ اس غرض کا پورا ہونا آپ کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ آغاز تو آپ نے کر دیا۔ آپ گاڑی پر یا بس پر سوار ہو گئے۔ اب اس سے آگے کیا ہوتا ہے یہ آپ کے اختیار میں نہیں ہے اور یہی بات انسان پر ثابت کرنے کے لئے کافی ہے کہ مختار ہونے کے باوجود وہ مجبور بھی ہے۔

آخر یہ بات بھی تو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جزا اور سزا رکھی ہوئی ہے۔ اگر وہ مختار ہی نہیں کسی بات کا فیصلہ کر کے اس پر عمل درآمد کر ہی نہیں سکتا۔ تو اسے سزا کیسی اور اگر وہ تقدیر کے ماتحت ہی اچھی باتیں کرتا ہے تو اسے جزا کیسی۔ اس کا اپنا فیصلہ تو اس میں شامل ہی نہیں پس معلوم ہوا کہ انسان ایک حد تک مختار بھی ہے اور ایک حد تک مجبور بھی ہے۔ جہاں تک نیکیوں کا تعلق ہے وہ اپنے مختار ہونے کا اس طرح ثبوت دے سکتا ہے کہ وہ فیصلہ کرے کہ اس نے نیکیاں سرانجام دینی ہیں اور بدیوں سے بچنا ہے' وہ اس کے لئے تدبیر کرے۔ تدبیر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ صرف فیصلہ کافی نہیں' آپ عبادت کرنی چاہتے ہیں اور دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر عبادت کرنی چاہتے ہیں تو از خود تو یہ عبادت نہیں ہو جائے گی۔ آپ کا ارادہ ہے عبادت کا۔ آپ نے فیصلہ بھی کر لیا ہے کہ عبادت کرنی ہے لیکن اس کے لئے کچھ تدابیر اختیار کرنی پڑیں گی۔ آپ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا پڑے گا۔ اور لوگوں کے ساتھ مل کر عبادت کرنے کا جذبہ پورا کرنا پڑے گا۔ اور کوئی کام لے لیجئے۔ آپ کرنا چاہتے ہیں آپ فیصلہ کریں۔ کسی کی مدد آپ کے پیش نظر ہے تو آپ کو کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا۔ جب تک کچھ کریں گے نہیں آپ کا ارادہ اور آپ کا فیصلہ آپ کے کام نہین آسکے گا۔ آپ بری عادتوں کو چھوڑنا چاہتے ہیں۔ از خود تو یہ چھوٹ نہیں جائیں گی۔ آپ نے ارادہ کر لیا کہ آپ فلاں عادت کو چھوڑ دیں گے لیکن اس عادت کو چھوڑنے کے لئے آپ کو کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا۔ اگر کچھ کریں گے نہیں اور محض اپنے دل میں یہ بات سوچتے رہیں گے کہ میں نے فلاں عادت سے چھٹکارا حاصل کر لینا ہے تو آپ کو کسی طرح بھی اس سے چھٹکارا نہیں ملے گا۔ آپ کو کچھ نہ کچھ عمل کرنا پڑے گا اور اگر آپ عمل کریں گے تو یقین جانئے کہ بری عادت چھوٹ جائے گی۔ نیکی کا ارادہ کریں گے تو نیکی کا کام کر لیں گے لیکن جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے کام کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو۔ آپ کا ارادہ کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہو۔ آپ کا فیصلہ کتنا ہی پختہ کیوں نہ ہو۔ آپ کام کا آغاز تو شائد از خود کر سکتے ہیں لیکن اسے انجام تک نہیں پہنچا سکتے۔ ایک پل بھر کے لئے بھی آپ کو یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے۔ یہ نہیں کہ کل کو کیا ہونے والا ہے اب سے ایک لمحہ بعد کیا ہونے والا ہے۔ یہ بھی آپ کو معلوم نہیں۔

پس یہاں سے آپ کی مجبوری کا سفر شروع ہوتا ہے۔ پہلے اختیار کا سفر آپ نے اختیار کیا اب مجبوری کا سفر اختیار کرنا پڑے گا۔ اس مجبوری کے سفر کے لئے سب سے اہم بات یہ ہے کہ چونکہ تمام باتیں خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں اس لئے دوسرا مرحلہ دعا کا ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ جس کام کے کرنے کا میں نے ارادہ کر لیا ہے اس میں وہ آپ کو کامیاب کرے آپ کا نتیجہ آپ کی منشاء کے مطابق ہو یا اگر آپ کو اپنی منشاء پر یقین نہیں ہے تو خدا تعالیٰ اسے بہتر بنائے تاکہ آپ نتیجہ بہتر حاصل کر سکیں۔ خدا تعالیٰ نے تو خود فرمایا ہے کہ مجھ سے مانگو میں تمہاری بات سنوں گا بات سننے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کسی کے کان میں بات پڑ گئی اور اس نے سن لی۔ بلکہ بات سننے کا مطلب یہ ہے کہ قبول کر لی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ ارادہ کریں اور مجھ سے دعا مانگیں تو میں آپ کے ارادے کو بابرکت بنا دوں گا اور اس کا صحیح نتیجہ نکلے گا۔

پس ان دو باتوں کے ساتھ ہماری نیکیاں مشروط ہیں۔ ہمیں خود فیصلہ کرنا ہے ہمیں خود ارادہ باندھنا ہے اور ہمیں خود عمل کرنا ہے۔ اور ایسا کرنے کے بعد ہمیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی ہے کہ اے خدا تو ہمارے ارادے کو بھی بابرکت بنا۔ ہمارے فیصلے کو بھی بابرکت بنا اور ہمارے عمل کو بھی بابرکت بنا۔ اور دل میں یہ یقین پیدا کرنا ہے کہ خدا تعالیٰ ایسا کرے گا۔

آلودہ جبینوں کے ستاروں کی نہ پوچھو
افلاک سے بہتے ہوئے دھاروں کی نہ پوچھو
ہر اہلِ ہوس حرص و ہوا کا ہے پرستار
غربت زدہ افلاس کے ماروں کی نہ پوچھو
ہر پھول کی پتّی میں دہکتے ہیں شرارے
شعلوں کی کرو بات' بہاروں کی نہ پوچھو

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

سکینہ سیفی اور اخبار بینی

میرے پاس گھر میں روزانہ چار اخبار آتے ہیں اور دفتر میں جا کر بھی مجھے مزید تین چار اخبار دیکھنے پڑتے ہیں۔ اتنے زیادہ اخبار جس شخص کے سامنے ہوں وہ تو زیادہ سے زیادہ بڑی سرخیاں پڑھ کر ہی اندازہ لگانا چاہتا ہے کہ اخباروں میں کیا لکھا ہے۔ لیکن یہ بات بھول جاتا ہے کہ بعض بڑی خبریں چھوٹی سرخیوں میں بھی دی جاتی ہیں۔ یہاں جب میں بڑی خبریں کہتا ہوں۔ تو مطلب یہ ہے کہ ہر شخص کے لئے بڑی خبر کی تعریف کچھ مختلف ہے۔ بعض لوگوں کے لئے سیاسی خبریں بڑی خبریں ہیں۔ بعض لوگوں کے لئے اپنے گروہ اور اپنی جماعت کے متعلق کوئی چھوٹی سی خبر بھی ہو تو اسے بڑی خبر ہی کہنا پسند کیا جاتا ہے۔ میں تو عام طور پر اسی طرح کرتا ہوں کہ اخباروں کی بڑی بڑی سرخیاں دیکھ کر اندازہ لگانے کی کوشش کرتا ہوں کہ آجکل فضا کیا ہے اور پانسہ کس طرف پلٹ رہا ہے۔ لیکن جو اخبار گھر میں آتے ہیں ان میں سے انگریزی اخبارات میں سے تو میں کبھی کبھار اپنی بیوی سے کہتا تھا کہ اس کا ایک پیراگراف یا اس کی ایک خبر پڑھ کر مجھے سنائیں تاکہ آپ کی انگریزی کا قبلہ درست رہے۔ لیکن جہاں تک اردو کے اخباروں کا تعلق ہے یعنی الفضل اور ایک اور قومی روزنامہ یوں لگتا تھا کہ وہ اسے لفظاً لفظاً پڑھتی ہیں۔ الفضل تو بہرحال شروع سے لے کر آخیر تک لفظاً لفظاً پڑھتی تھیں۔ اور ان کے اس طرح پڑھنے کا مجھے یوں پتہ چلتا تھا کہ اکثر اوقات وہ کہتیں کہ آج دیکھئے اخبار میں کیا چھپا ہے کوئی چھوٹی سی غلطی بھی ان کی نظر سے اوجھل نہ رہتی۔ اور میں جا کر دفتر والوں کو بتاتا تھا کہ آج یہ غلطی اخبار میں ہو گئی ہے۔ اس کی درستی کی جانی چاہئے۔ یا کوئی ایسی غلطی جو بظاہر زیادہ اہم نہ ہو اور درستی کی ضرورت تو نہ ہو لیکن عملے کو پتہ ہونا چاہئے کہ فلاں غلطی ہو گئی ہے۔ جہاں تک قومی اخبار کا تعلق ہے وہ اگرچہ لفظاً لفظاً سارا تو نہیں پڑھا جاتا تھا اس لئے کہ اس میں تو بہت سی خبریں ایسی ہوتی ہیں جن سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ چوری ' ڈاکے ' قتل وغیرہ ' وغیرہ لیکن ان کا پڑھنے کا انداز ایسا تھا کہ اس سے یوں لگتا تھا کہ انہوں نے سارا اخبار پڑھ لیا ہے۔ کئی دفعہ مجھے کسی چھوٹی سی خبر کی طرف توجہ دلاتیں کہ یہ آپ نے دیکھا صفحہ پانچ پر کیا خبر چھپی ہے۔ یہ ہمارے متعلق ہے۔ میں اکثر کہتا کہ میں نے تو نہیں دیکھی۔ خبر چھوٹی سی ہوتی تھی اور کسی کونے میں دی ہوتی تھی۔ لیکن ان کی نظر سے اس لئے گزرتی تھی کہ ان کے پڑھنے کا انداز یہ تھا کہ وہ سارے اخبار کو کالم بائی کالم پڑھتی تھیں۔ جو خبریں چھوڑنے والی ہوتی ہیں وہ چھوڑ دی جاتیں اور جو پڑھنے والی ہوتیں وہ پڑھ لی جاتیں۔ لیکن اس طرح کرنے سے کوئی چھوٹی سے چھوٹی خبر بھی ان کی نظر سے کبھی اوجھل نہیں رہتی تھی۔ اکثر اوقات اس روزنامے میں جو ہماری جماعت کے متعلق خبریں چھپتی تھیں۔ ان کا پتہ مجھے انہیں سے لگتا تھا۔ وہ شروع سے لے کر آخیر تک کالم بائی کالم سارا اخبار پڑھتیں اور جہاں کہیں ہماری جماعت کے متعلق کوئی خبر ہوتی وہ میری توجہ دلاتیں اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ مجھے اکثر اوقات یہ کہنا پڑتا تھا کہ میں نے تو یہ خبر دیکھی ہی نہیں۔ وہ کہتیں اس لئے کہ آپ اچٹتی سی نظر سے اخبار دیکھتے ہیں اور میں کالم بائی کالم ہر خبر کی ہر سرخی پڑھتی ہوں۔ اور اس طرح کوئی خبر میری نظر سے اوجھل نہیں رہتی۔

میرے گھر عام طور پر اخبار الفضل اگلے دن کا پرچہ اس سے ایک دن پہلے آجاتا ہے۔ اور چنانچہ شام کے وقت وہ پرچہ ملنے پر رات سونے سے پہلے انہوں نے سارا پرچہ پڑھ لیا ہوتا تھا۔ یا اگر کوئی بات رہ جاتی تو اگلی صبح سب سے پہلے ناشتے کے بعد وہ یہی کام کرتیں۔ اور جہاں تک قومی روزنامے کا تعلق ہے وہ عام طور پر دوپہر کے وقت ذرا سا سونے سے پہلے اخبار ہاتھ میں لیتیں اور سارے کا سارا اخبار پڑھ کر پھر تھوڑا سا سوتیں۔ اکثر کہا کرتی تھیں کہ اخبار پڑھنے کا تو مجھے نشہ ہے۔ میں اخبار پڑھے بغیر سو نہیں سکتی۔ چنانچہ دوپہر کے وقت وہ اخبار سارا پڑھتیں اور مجھے اس کی طرف توجہ دلاتیں۔ کہ فلاں خبر آج کے اخبار میں چھپی ہے۔ بعض اوقات ایسی خبریں بھی ہوتی تھیں جن کا نوٹس لینے کی ضرورت پڑتی تھی۔ لیکن بعض اوقات محض اطلاع کے لئے مجھے بتاتیں کہ آج ہمارے متعلق یا ان لوگوں کے متعلق جو ہمارے متعلق عام طور پر باتیں کرتے ہیں ' کیا خبر چھپی ہے۔ کوئی جلسہ ہو ' کہیں جلوس نکلے ' کہیں ہمارے خلاف نعرہ بازی ہو ' یہ ساری باتیں ان کی نظر سے گزرتی تھیں اور وہ مجھے بتاتی تھیں کہ آج اخبار میں یہ باتیں چھپی ہیں۔ میں بعض اوقات حیران بھی ہوتا تھا کہ میری نظر سے یہ خبر نہیں گزری۔ لیکن وہ کہتیں کہ آپ کی نظر سے اس لئے نہیں گزری کہ آپ بڑی بڑی خبریں پڑھتے ہیں اور اس کے بعد چھوٹی خبریں چھوڑ دیتے ہیں۔ یا یہ کہ آپ شروع سے آخیر تک ہر چیز کی سرخی نہیں پڑھتے۔ اگر آپ ہر خبر کی سرخی پڑھیں تو یقیناً آپ کو ان خبروں کا فوری طور پر پتہ چل جائے۔ بات ٹھیک ہے۔ پوری آگاہی حاصل کرنے کے لئے طریق یہی ہونا چاہئے کہ اخبار کو کالم بائی کالم پڑھا جائے۔ اور کالم بائی کالم پڑھتے ہوئے جن خبروں کو چھوڑنا ہے انہیں چھوڑ دیا جائے اور جو خبریں پڑھنے والی سامنے آئیں ان کو ضرور پڑھا جائے۔ چنانچہ ان کا یہی طریق تھا۔

انگریزی اخبار کی ایک آدھ خبر پڑھنے کے لئے اس لئے کہتا تھا کہ چونکہ میں نے انہیں نائیجیریا میں انگریزی پڑھائی تھی اور وہ اچھی خاصی انگریزی بول لیتی تھیں اس لئے انگریزی محاورے کو جاری رکھنے کے لئے میں چاہتا تھا کہ وہ انگریزی پڑھتی رہیں۔ کتابیں تو وہ اردو کی ہی پڑھتیں تھیں لیکن اپنی انگریزی کو رواں دواں رکھنے کے لئے کبھی کبھی اس طرح انگریزی اخبار کے پیراگراف یا انگریزی اخبار کی بعض خبریں مجھے سناتی تھیں۔ مجھے یہ کہتے ہوئے فخر محسوس ہوتا ہے کہ جو کچھ جب بھی انہوں نے پڑھا۔ وہ انہیں ہمیشہ یاد رہا۔ میں باوجود اس کے کہ مجھے انگریزی ہی سے واسطہ پڑتا رہا ہے اب بھی کئی الفاظ میرے ذہن سے اتر جاتے تھے تو میں ان سے پوچھتا کہ یاد نہیں آرہا کہ فلاں بات یا چیز کو انگریزی میں کیا کہتے ہیں۔ اور وہ فوراً مجھے بتا دیتیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ نائیجیریا میں ان کا قیام اس پہلو سے بھی بہت مفید ثابت ہوا کہ وہاں جو انہوں نے انگریزی سیکھی تھی اور جو کتابیں اور اخباریں انہوں نے پڑھی تھیں وہ انہیں خبروں اور علوم کے لحاظ سے پوری طرح یاد رہیں۔ اور اب تک ان کا یہ علم میرے کام آتا رہا۔

یادرفتگان — آمنہ مبارکہ اہلیہ حافظ عارف اللہ

محترمہ خالہ جان

سکینہ سیفی صاحبہ

بہت بچپن کا ذکر ہے ہاتھ میں چھتری پکڑے ' سیاہ چشمہ لگائے ایک شفیق قسم کی خاتون ہمارے گھر آئیں۔ اور ہماری والدہ امتہ الجمیل فاروقی صاحبہ کو اپنی لائن کا گروپ لیڈر بنا گئیں۔ پھر ان کی حوصلہ افزائی بھی کرتی رہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جب تک امی جان کا قیام ربوہ میں رہا وہ سیکرٹری مال رہیں۔ یعنی خالہ جان کو بہت چھوٹی عمر سے دیکھنے اور جاننے کا موقعہ ملا۔ خدا گواہ ہے فرض کی ادائیگی کے لئے ایسے کوشاں رہتیں کہ گویا چند منٹوں کی تاخیر گناہ عظیم ہو جائے گی۔ مجھے آپ کے زیر صدارت ناصرات کا کام کرنے اور دوسرے مختلف جماعتی کام کرنے کا موقعہ ملا۔

خالہ جان باہمت ' سلیقہ شعار ' عبادت گزار خاتون تھیں۔ ہر وقت صاف ستھرا مگر سادہ لباس زیب تن کیا ہوتا۔ ہمارا گھر جب مکرمہ راج بی بی صاحبہ کے پڑوس میں تھا تو خالہ جان نے اپنی دیوار پر ایک پتھر رکھا ہوتا جس سے وہ ان کو بلاتیں پھر وہ ہمارے گھر ان کی اطلاع کرتے الغرض یہ ایک پرانے طرز کا ٹیلی فون تھا جس کی آواز آج بھی میرے کانوں میں گونجتی ہے کسی بھی جماعتی تقریب کی تیاری میں بھرپور مدد دیتیں۔ ناصرات سے لے کر شادی تک اسی حلقہ میں رہی خالہ جان کو ہمیشہ مستعد و معاون پایا۔

اگر کبھی کوئی غلطی ہو جاتی تو بڑے طریقے سے سمجھاتیں۔ ینگ لجنہ کی کلاس ہو یا لجنہ اماء اللہ کا جلسہ خالہ جان گھریلو مصروفیات کے باوجود بروقت تشریف لاتیں۔ کوکنگ کی کلاس میں ہم نے کیک بنانا انہی سے سیکھا۔ کیک بناتے وقت اپنے افریقہ کے واقعات سناتیں۔ مکرم سیفی صاحب کی پسند اور ناپسند کا خیال رکھتیں بلکہ بسا اوقات ہمیں آئندہ زندگی کے لئے اچھی اچھی نصیحتیں بھی کرتیں 83-1984ء میں بعض اوقات دن میں کئی کئی بار سرکلر آتے آپ بروقت تمام حلقہ میں اطلاع کرواتیں۔

اگر کبھی رات کی کوئی جماعتی تقریب ہوتی تو امی جان بے فکر ہو کر بھیج دیتی کہ واپسی پر آپا سکینہ صاحبہ کے ساتھ آجانا۔ خالہ جان نہایت ذمہ داری سے گھر کے دروازہ تک چھوڑ کر جاتی تھیں۔ الغرض ہر حال میں راضی برضا رہنا آپ کا نمایاں وصف تھا۔ جب میں نے پڑھنے کے لئے لاہور جانے کا ارادہ ظاہر کیا تو بہت خوش ہوئیں اور ساتھ ہی کہنے لگیں کہ اب پھر نئی سیکرٹری ناصرات تلاش کرنی پڑے گی مگر خیر خدا بہتر کرے گا مجھے ایک عدد کلام الٰہی اور مکرمی خالو جان (سیفی صاحب) کی کتاب تحفہ کے طور پر دی جو آج بھی میرے پاس محفوظ ہے۔

کئی دفعہ خالہ جان کہتیں کہ کالج سے واپسی پر لجنہ ہال سے گزرتے ہوئے دفتر ربوہ سے یہ کام کرتی آنا یا پھر سرکلر کا پتہ کر آنا۔ الغرض خالہ جان کو کوئی بھی ہنگامی کام ہوتا ان کا پتھر پورے زور سے بجتا۔ ایک دن اپنی ناسمجھی کی وجہ سے میں نے اپنی امی جان سے کہا کہ پورے محلے میں صرف میں ہی تو نہیں ہوں۔ خالہ جان نے ہماری گلی سے واپس آکر مجھے بہت پیار کیا کہ آپ کی بات بالکل درست ہے مگر ذمہ داری کا احساس صرف آپ میں ہے یعنی عمر کے لحاظ سے ' اس لئے میں آپ کو کام کہہ کر بے فکر ہو جاتی ہوں۔ خدا تعالیٰ ان کو جنت میں اعلیٰ مقام دے۔ لکھنے کو تو بہت ہے مگر طوالت کے خوف سے یہی کافی ہے۔ خدا خالہ جان کی تمام اولاد کو نیک راہوں پر چلائے اور ہمارے خالو جان کو صحت و سلامتی والی عمر دے (آمین)۔ ایک طویل عرصہ بچوں کا ایک غول ہاتھوں میں قاعدے اور کلام الٰہی لئے خالہ جان کے گھر آتا اور جاتا رہا۔ ہر ایک کی بات توجہ سے سنتیں اور حوصلہ افزاء جواب دیتیں۔

خدا ان سے رحم کا سلوک کرے اور اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے (آمین)

ایک اچھی بات

جس قدر عظمت الٰہی دل میں ہوگی اسی قدر فرمانبرداری کے خیالات پیدا ہونگے اور رذائل کو چھوڑ کر فضائل کی طرف دوڑو گے۔

ہمت نہیں ہارنی چاہئے۔ ہمت اخلاق فاضلہ میں سے ہے اور (صاحب ایمان) بڑا بلند ہمت ہوتا ہے۔ ہر وقت خدا تعالیٰ کے دین کی نصرت اور تائید کے لئے تیار رہنا چاہئے اور کبھی بزدلی ظاہر نہ کرے۔ بزدلی منافق کا نشان ہے۔ (صاحب ایمان) دلیر اور شجاع ہوتا ہے۔ مگر شجاعت سے یہ مراد نہیں کہ اس میں موقع شناسی نہ ہو۔ موقع شناسی کے بغیر جو فعل کیا جاتا ہے وہ تہور ہوتا ہے (صاحب ایمان) میں شتاب کاری نہیں ہوتی بلکہ وہ نہایت ہوشیاری اور تحمل کے ساتھ نصرت دین کے لئے تیار رہتا ہے اور بزدل نہیں ہوتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطرے کا الارم

میں صاحبزادہ سعید الرشید عباسی کو نہیں جانتا اور یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ وہ بھی مجھے نہیں جانتے۔ ایسے لگتا ہے کہ ہم دو مختلف دنیاؤں کے باشندے ہیں۔ لیکن ایک قدر مشترک سامنے آگئی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ وہ بھی 1990ء میں انگلستان گئے اور میں بھی 1990ء میں انگلستان گیا۔ پھر وہ 1997ء میں انگلستان گئے اور میں بھی 1997ء میں انگلستان گیا۔ واپسی پر انہوں نے ایک مضمون لکھا "برطانیہ میں چند روز" اور میں نے بھی اپنے تاثرات پیش کرنے کے لئے ایک دو مضامین لکھے۔ یہ ہے قدر مشترک اس کے علاوہ شائد ہم میں بہت سی باتیں مشترک نہ ہوں۔ لیکن اس قدر مشترک سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جو کچھ انہوں نے برطانیہ میں چند روز میں دیکھا چونکہ اس کا تعلق مجھ سے اور میری جماعت سے ہے اس لئے میں وہ یہاں قارئین کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

مکرم عباسی صاحب نے اپنے مضمون میں اپنے دوستوں کا تذکرہ کرتے ہوئے اور ان کی نوازشات کا نہایت دل نشین بیان پیش کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ:-

"برطانیہ میں اپنے قیام کے دوران مجھے جہاں زیادہ تر مسلم گھرانوں کے قریبی مشاہدے کا موقعہ ملا وہاں مجھے مختلف اسلامک سنٹرز، تحریکی اور تبلیغی مراکز جانے کا بھی موقعہ ملا۔ جہاں مجھے بڑے بڑے حیرت انگیز مشاہدات اور تجربات ہوئے۔ مثلاً مجھے یہ دیکھ کر بڑا دکھ ہوا کہ جہاں انفرادی سطح پر پاکستانی برطانوی معاشرے کا حصہ بنتے جارہے ہیں وہاں وہ اجتماعی طور پر ذہنی فرقہ پرستی تعصبات اور نظریاتی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں جس سے ہم یہاں پاکستان میں نبرد آزما ہیں۔ شائد زیادہ تر قارئین کے لئے یہ بات بھی انکشاف ہی ہوگی کہ برطانیہ میں موجود تمام مکاتب فکر دو اور بعض جگہوں پر تین تین گروہوں میں تقسیم ہو چکے ہیں۔ جماعت اہل سنت کے دو گروہ بن چکے ہیں۔ مسلم لیگ یو کے بری طرح انتشار کا شکار ہے۔ اور جمعیت علمائے اسلام کے بھی دو گروہ ہو چکے ہیں۔ اس گروہ بندی سے جہاں یورپ میں اسلامی کاز خطرے میں ہے وہاں میں نے برطانیہ میں فرقہ وارانہ فسادات کی بو بھی سونگھی۔ خدشہ ہے اگر خدانخواستہ ایک بار ایسا ہوگیا تو یورپ میں پاکستان کی بالخصوص اور اسلام کی بالعموم ساکھ بالکل تباہ ہوجائے گی۔

میں 1990ء میں برطانیہ گیا تو وہاں پاکستانی مسلمانوں کی ایک ہی جماعت نے ختم نبوت کانفرنس کروائی۔ لیکن اس دورے کے دوران مجھے یہ سن کر بڑی حیرت ہوئی کہ اس نیک کام کے لئے دو مختلف تنظیمیں میدان عمل میں کود چکی ہیں۔ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی، حضرت مولانا ضیاء القاسمی اور حضرت مولانا محمد بقیع حجازی کی قیادت میں نیشنل ختم نبوت موومنٹ نے لندن اور دیگر شہروں میں کانفرنسیں کروائیں۔ جبکہ کندیاں شریف کے سجادہ نشین حضرت مولانا خان محمد نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام پر برمنگھم میں ختم نبوت کانفرنس کروائی۔ کاش یہ دونوں تنظیمیں مل کر کام کریں۔ تو یہ فتنہ ختم ہو جائے۔ بلجیئم، ڈنمارک، اور جرمنی اور لندن میں نیشنل ختم نبوت موومنٹ کا اثر ورسوخ پایا جاتا ہے۔ ان دونوں تنظیموں کے برعکس مرزائیوں کی جماعتیں اپنے "مقصد" کے لئے نہ صرف متحد ہیں بلکہ وہ مسلمانوں کے اس نفاق کا بھرپور فائدہ بھی اٹھا رہی ہیں۔ مجھے یقین ہے اگر کوئی مذہبی جماعت برطانیہ میں بالخصوص اور یورپ میں بالعموم سروے کرائے تو اسے "مرزائی" زیادہ فعال اور متحرک نظر آئیں گے۔ مجھے ایک دوست نے ایک مجلس کے دوران رازداری سے بتایا کہ پچھلے دو برسوں میں مسلمانوں کی جماعتوں نے مجموعی طور پر اتنے غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت نہیں دی جتنے قادیانیوں نے مرزائی بنائے۔ بہرحال یہ سرگوشی اگر سچ نہ ہو، تو بھی خطرے کا الارم ضرور ہے۔ کاش تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اکٹھے ہو کر قادیانیت کے سیلاب کے خلاف بند باندھیں۔

گو برطانیہ کے پاکستانی مسلمانوں میں فرقہ واریت کا زہر بری طرح پھیل چکا ہے اور اب ہم لندن کی نجی محفلوں میں بھی شیعہ سنی بریلوی اور دیوبندی کے وہ اختلافات بڑی شدت سے سنتے ہیں جو کبھی صرف پاکستان اور بھارت تک محدود ہوتے تھے۔ لیکن اس کے باوجود برطانیہ میں اب بھی ایسے نیک فطرت اور خلوص دل سے مالامال پاکستانی شخصیات موجود ہیں جن کے دم قدم سے وہاں پاکستانیت اور اسلام دونوں زندہ ہیں۔ ان میں صاحبزادہ سلطان ریاض الحسن قادری کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ صاحبزادہ صاحب کا تعلق حضرت سلطان باہو کے خانوادے سے ہے اور انہوں نے برمنگھم میں سلطان باہو ٹرسٹ کے زیر انتظام حال ہی میں حرا اسلامی کلچرل سنٹر کے نام سے ایک ادارہ بنایا جو شائد آئندہ برسوں میں سب سے بڑا اسلامک سنٹر بن جائے۔ میرا خیال ہے کہ یہ ادارہ ان تمام مسلمانوں کے لئے امید کی وہ کرن ہے جو اپنی نئی نسل کے مستقبل پر دن رات پریشان رہتے ہیں۔"

آگے چل کر عباسی صاحب لکھتے ہیں:-

"برطانیہ سے واپسی پر دو نقطے بار بار میرے دماغ میں دائرے بن رہے تھے۔ اول پاکستان اور پاکستانیوں میں بڑھتی ہوئی فرقہ واریت اور دوئم برطانیہ میں پاکستانیوں کی نئی نسل جسے گورے تضحیک سے پاکی کہتے ہیں۔ میں نے سوچا کاش مملکت خداداد میں کوئی ایک ایسا درد دل رکھنے والا سیاست دان موجود ہو جو حضرت علامہ سید صابر علی نقوی حضرت مولانا محمد اعظم طارق کو ایک میز پر بٹھا کر ان کے سارے اختلافات ختم کروادے۔ جن کی وجہ سے اب تک سینکڑوں افراد جان سے گزر چکے ہیں۔ اور کاش برطانیہ کے پاکستانی کسی طریقہ سے اپنی نوجوان نسل کو قرآنی تعلیمات کے قریب لے آئیں۔ انہیں مادری زبان پر توجہ پر مجبور کریں۔ ان کے اندر دم توڑتی پاکستانیت کو فکری کھاد فراہم کریں۔ کاش ایسا ہو جائے کاش ایسا ہو جائے۔"

صاحبزادہ سعید الرشید عباسی صاحب نے اپنے 1997ء کے دورے کے متعلق جو کچھ اس مضمون میں تحریر فرمایا ہے۔ وہ ہر سنجیدہ شخص کے لئے قابل تشویش ہے۔ خاص طور پر فرقہ واریت کا زہر، پاکستان میں بھرپور کوشش کی جارہی ہے کہ فرقہ واریت کے زہر کو ختم کیا جائے لیکن اگر یہاں سے ختم ہو بھی جائے اور برطانیہ میں یہ زہر پھیلنے لگے تو اس سے بھی زیادہ نقصان ہوگا جتنا کہ پاکستان میں فرقہ واریت نقصان پہنچا رہی ہے۔

ہم ان باتوں کے متعلق یہاں کچھ نہیں کہتے جو انہوں نے احمدیت کے متعلق کہی ہیں ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے آگے بڑھ رہے ہیں اور آگے ہی بڑھتے رہیں گے۔ ہم کسی کی تخریب کاری نہیں چاہتے۔ اپنی تعمیر کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ دوسرے لوگ بھی اپنی تعمیر میں کوشاں رہیں۔

جو کچھ خاکسار نے اپنے 1997ء کے دورے کے متعلق لکھا ہے وہ تو آپ نے پڑھ ہی لیا ہے۔ اب ان دونوں باتوں کا موازنہ کیجئے اور دیکھیں کہ

بہ بیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

(ن-س)

OOO

O

دے کر مسرتیں مجھے غم بھی عطا کئے
مجھ پر کرم کئے ہیں تو بے انتہا کئے

زخموں کو اپنے کرتا رہا عمر بھر رفو
پھولوں کے فرض شوق سے میں نے ادا کئے

مجھ کو غریب زادہ سمجھ کر بپھر گئے
جور و ستم کئے تو بہت ناروا کئے

جو میری پشت پر ہے وہ قادر، قدیر ہے
میرے جنوں کے معرکے اس نے بپا کئے

بہتوں نے آنکھ موند کے ترکِ سفر کیا
کم ہیں جو میرے ساتھ ابھی تک چلا کئے

ایفائے عہد لگتا ہے موہوم سی ہے بات
کب، کس نے، کس سے، وعدے کئے اور وفا کئے

دیتے ہو اس کو طعن کہ اس کا خدا نہیں
احسان جس نے لوگوں سے بہرِ خدا کئے

نادم ہوں میں نسیم عدو کی کمان سے
جتنے چلائے تیر، نشانے خطا کئے

نسیم سیفی

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد اشرف کاہلوں - فیصل آباد

اچھی مائیں

(محترمہ مبارک بی بی صاحبہ)

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کو جن کی تحریک پر ادارہ "الفضل" نے "اچھی مائیں" کے عنوان سے قارئین کو دعوت فکرو تحریر دی ہے۔ اسی تحریک پر خاکسار اپنی والدہ مرحومہ محترمہ مبارک بی بی صاحبہ کا ذکر خیر کر رہا ہے۔

میری والدہ محترمہ کو اللہ تعالیٰ نے کئی خوبیوں سے نوازا ہوا تھا۔ آپ نافع الناس وجود تھیں۔ گو طبیعت میں تیزی تھی مگر تھیں نرم دل۔ غم و غصہ کا اظہار موقعہ پر ہی کرنے والی تھیں۔ صاف دل تھیں۔ کوئی کھوٹ، بغض یا کینہ دل میں نہ رکھتیں۔ صاف معاملہ رکھنے کی قائل تھیں۔ ہمدرد تھیں۔ غریب پرور تھیں۔ غریب غربا کی مدد کرکے خوشی محسوس کرتیں۔ اکثر کہتیں "ان کے خوش ہونے سے خدا خوش ہوتا ہے" بھیک مانگنے والے آتے تو انہیں بھی خالی ہاتھ جانے نہ دیتیں۔ جو میسر آیا ان کو دیا۔ ضرورت مندوں کو قرض حسنہ بھی دیتیں۔

دیہاتوں میں معاشرتی طبقاتی تقسیم کا عنصر گہرا و نمایاں ہے۔ "زمیندار" اور "کمیں" دو طبقے پائے جاتے ہیں۔ عادات و اطوار میں کھلا فاصلہ پایا جاتا ہے۔ روزمرہ زندگی میں یہ سماجی درجہ بندی عام مشاہدہ میں آتی ہے۔ میری والدہ اس محروم طبقہ کی عزت نفس کا خیال رکھتیں۔ جس سے خدمت لی۔ حق خدمت سے زائد معاوضہ دیا۔ کھانا دیا۔ اپنی کسی ذاتی ضرورت کی حاجت روائی کے سلسلہ میں کوئی گھر آیا۔ تو اسے خالی ہاتھ نہ لوٹایا۔ بلکہ کچھ نہ کچھ جنس کی شکل میں امداد ضرور کردی۔ آپ کا قول تھا کہ "کمیں کو خوش رکھنا چاہئے۔ یہ لوگ دعائیں دیتے ہیں۔"

میرے والد محترم چوہدری فضل دین صاحب نے مالی کشائش کے زمانہ میں زمیندارہ کے سلسلہ میں سال کے محنتانہ پر نوکر ضرور رکھا۔ یہ ملازم مسلمان ہوتا۔ کبھی عیسائی بھی نوکر رکھ لیا جاتا۔ میری والدہ ان کی خوراک کا خیال رکھتیں۔ ہمیشہ مساویانہ سلوک روا رکھا۔ ناقص غذا نہ دی۔ پیٹ بھر کر کھانا دیتیں۔ اور پینے کو دودھ بھی دیتیں۔ فرماتیں۔ "بیچارے سارا دن ہماری خاطر محنت مشقت کرتے ہیں۔ اچھی خوراک ان کا حق ہے" خاکسار نے کبھی بھی کسی ملازم کو حرف شکایت لب پہ لاتے نہیں دیکھا۔ بلکہ وہ خوش رہتے دعائیں دیتے آج بھی ان میں سے جو زندہ ہیں۔ وہ میری والدہ کی تعریف کرتے ہیں۔ شرائط ملازمت کو مدنظر رکھا۔ اور ان کی مقررہ ضرورتوں کو عمدہ طریقہ سے پورا کیا۔ آپ کا رشتہ داروں سے محبت و شفقت والا معاملہ تھا۔ حسب مراتب سب کا خیال کرتیں۔ چہرہ فرط مسرت سے دمک اٹھتا۔ سب سے پیار تھا۔

مہمان نوازی آپ کی فطرت کا حصہ تھی۔ اپنا ہو یا غیر سب سے یکساں سلوک تھا۔ خدمت میں کمی نہ چھوڑتیں۔ خوش دلی سے یہ فریضہ انجام دیتیں۔ خدمت میں خوشی محسوس کرتیں۔ عجب دل پایا تھا۔ ہمدرد تھیں۔ غمگسار تھیں۔ کسی کو تکلیف میں دیکھ کر بے قرار ہو جاتیں۔ آپ انسانیت کی قدردان تھیں۔ دل میں آدمیت کا احترام تھا۔ انسانی قدروں سے پیار تھا۔

آپ بہت صفائی پسند تھیں۔ اشیا کو سلیقہ اور قرینہ سے رکھتیں۔ گھر صاف ستھرا رہتا۔ ماحول کو صاف رکھنے میں سخت گیر تھیں۔ جو بھی صفائی کا خیال نہ رکھتا اسے سرزنش کی جاتی۔ خوب رعب داب تھا۔

اولاد کے پیار میں ڈوبی ہوئی تھیں۔ ہر ادا سے محبت ٹپکتی تھی۔ اپنی اولاد کو پیار دیا۔ محبت دی شفقت دی اور عزت دی۔ سب آپ کا دلی احترام کرتے۔ ماں کے پیار کی یادیں اور باتیں سینوں میں رنگ بہار رکھے ہوئے ہیں۔ پر محبت دل تھا۔ لیکن افسوس کہ جب ہوئے ہم خدمت کے قابل تو آپ چل بسیں۔

زندگی کے اتار چڑھاؤ دیکھے لیکن باحوصلہ رہیں۔ دکھ بھی دیکھے، سکھ بھی پائے ان کو خدا تعالیٰ کا شاکر پایا۔ گرجدار آواز تھی۔ اس کی بازگشت آج بھی ہمارے کانوں میں گونجتی ہے۔ اس آواز میں ایک پیار تھا۔ ایک سوز تھا۔ ایک درد تھا ایک احساس تھا ایک جذبہ تھا ایک جوش تھا۔ ایک ولولہ تھا۔ ایک حوصلہ تھا جو ماں کی مامتا سے پر تھا۔ اس پر محبت آواز کا احساس تو ہے لیکن وہ وجود ہمارے درمیان موجود نہیں۔ نیک فطرت تھیں۔ اس لئے آخری حصہ عمر میں قبول احمدیت کی توفیق پائی۔ اخلاص سے آئیں۔ اخلاص سے رہیں اور اخلاص پر سپرد خدا ہوئیں۔

احمدیت سے زندگی میں تبدیلی آئی۔ استقامت دکھائی۔ میکے والے قبول احمدیت کے مخالف تھے۔ کسی کی پروا نہیں کی۔ جرأت سے احمدیت کا اعلان کیا۔ حق کو چھپایا نہیں۔ برملا اظہار کیا۔ عبادات میں شغف بڑھا۔ مالی تحریکات میں خوش دلی سے حصہ لیا۔ آپ کی مالی قربانی کے سلسلہ کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

آپ کا آخری وقت اچانک آ پہنچا۔ دن بھر خوش و خرم رہیں۔ احباب سے ملاقاتیں رہیں۔ بچوں کو پیار کرتی رہیں۔ سان گمان میں بھی کسی کے نہ تھا کہ یہ مسکرانے والا چہرہ آج رات جدا ہونے والا ہے۔ حسب معمول کھانا کھایا۔ عشاء کی عبادت کے بعد سو گئیں۔ اچانک پیٹ میں شدید درد اٹھا۔ جو جان لیوا ثابت ہوا۔ ایک قلیل وقت میں جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ اس جدائی اور داغ مفارقت نے اس احساس کو گہرا کر دیا کہ "ماواں ٹھنڈیاں چھاواں" اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور بلندی درجات کا سلسلہ جاری رکھے۔

○○○

یادرفتگان

بشیر الدین احمد سامی

مکرمہ بشریٰ رفیق صاحبہ

نسبت دور کی ہو، نزدیک کی، نسبت ہی ہوتی ہے۔ وہ تو تھی بھی میری نسبتی بہن، یعنی رفیق احمد صالح آف اسلام آباد کی اہلیہ، مکرم شیخ محمد حسن صاحب لدھیانوی آف لندن کی بیٹی، بشریٰ بیگم، جس نے لمبے عرصے تک کینسر جیسی موذی مرض سے جنگ کی۔ بالآخر 29 ستمبر 1997ء کو عازم ملک عدم ہوئی۔ اس صابرہ شاکرہ کا ذکر خیر مجھ پر واجب ہے۔ اس لئے بھی واجب ہے۔ کہ میرے ساتھ اس کا قلمی رشتہ بھی تھا۔

موصوفہ نے نصرت گرلز کالج ربوہ سے تعلیم و تربیت پائی اور ان تمام شمائل حسنہ سے خود کو سجایا جو اس مکتب کا خاصہ ہیں۔ پھر شادی کے بعد اپنی شگفتہ مزاجی سے، فراخ دلی سے۔ مزاح سے اور مزاح کی گہرائی سے اپنے مجازی خدا کے گھر کے در و دیوار کو آراستہ پیراستہ کیا۔ جہاں پھر۔

غنچے کھلے، ہوا چلی، تازہ چمن ہوئے
نرگس، گلاب و یاسمن، گل نسترن ہوئے

انسانی زندگی اتار چڑھاؤ کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔ اس کی زندگی میں بھی یہ سبھی کچھ تھا۔ مگر گردشوں کو صبرو تحمل اور توکل کی مضبوط چٹان بن کر ان کا رخ موڑ دیا کرتی تھی۔ اس کی نیکیوں اور حسن سلوک کی باتوں کو اگر موضوع بنایا جائے تو اس سے یہ بیان طویل ہو جائے گا۔ اس لئے اختصار کا سہارا لے کر اس کی زندگی کی شام سے شروع کرتا ہوں۔

وہ جب بستر مرگ پر تھی۔ اپنی بیماری کی نوعیت سے پورے طور پر آگاہ تھی۔ اس نے اپنی بہنوں (صفیہ بشیر سامی، امتہ العزیز منظور) سے کہا۔ مجھے جانا تو ہے ہی۔ آخر سبھی کو جانا ہے۔ مجھے بچوں کے متعلق میرے شوہر رفیق نے کہہ رکھا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے بعد تیری نگہداشت میں ہیں۔ اب جبکہ میری آگے جانے کی تیاری ہے۔ میں کس منہ سے انہیں کہوں کہ ان بچوں کا اب آپ خیال رکھنا، اس لئے میں بہنوں کو بھی نہیں کہتی کہ آپ خیال رکھنا، (اگرچہ آپ کریں گی) لیکن میں نے یہی فیصلہ کیا ہے۔ کہ میں کیوں نہ اپنے بچوں کو اس کے حوالے کر کے جاؤں جس نے مجھے دیئے ہیں۔

اس کی زندگی کی آخری صبح تھی۔ اسے پتہ تھا۔ کسی بھی لمحہ بلاوا آ جائے گا۔ کہ اس کی ممانی جو اس کی ساس بھی تھیں۔ کا انتقال ہو گیا۔ یعنی اس کے شوہر رفیق کی والدہ ماجدہ فاطمہ بیگم صاحبہ اس حالت میں بھی اس کے صبرو ہمت کا اندازہ کرنا مشکل ہے جبکہ وہ اپنے شوہر کو اور اپنی چھوٹی بیٹی بینا کو اپنی ساس کے جنازے کے ساتھ ربوہ جانے کے لئے خدا حافظ کہہ دیتی ہے۔ جنازہ ربوہ پہنچ چکا تھا۔ ادھر دن ڈھلا، ادھر اس کی زندگی کی بھی شام ہو گئی۔ اور وہ اس شام کے دھندلکے میں رخصت ہو گئی۔ اس کے پاس اس وقت اس کی بہن امتہ العزیز، بیٹا عمر اور بیٹی سعدی موجود تھی۔ اس کا جسد خاکی ہسپتال میں پڑا تھا، خاندان میں سے کوئی بھی بڑا مرد موجود نہ تھا۔ سبھی ربوہ جا چکے تھے۔ اس وقت بھی اللہ تعالیٰ نے اسے لاوارث نہیں چھوڑا۔ جماعت احمدیہ کے نظام کی برکت اللہ تعالیٰ کی مدد اور سہارا بن کر ظاہر ہوئی۔ اسلام آباد کی بہن صادقہ خالد صاحبہ نے لجنہ اور جماعت کے تعاون سے رات رات میں اس کی پالکی سجا کر صبح ہوتے ہی نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد ربوہ روانہ کر دی۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں سے کن کن راہوں سے آتا ہے۔ اور اپنی ربوبیت اور موجودگی کا پتہ دیتا ہے۔

زندگی بھر موصوفہ نے اپنوں اور بیگانوں کی خدمت میں ہی راحت پائی تھی۔ آج دم آخر بھی اس نے اپنا فرض ادا کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ اور وہ حق ادا کر دیا۔ جس کے لئے زندگی میں انسان کہہ دیتا ہے۔

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

مگر اس جانے والی نے "حق تو یہ ہے کہ حق ادا کر دیا" اور یہ جانتے بوجھتے ہوئے بھی کہ میں خود بھی تو کچھ لمحوں کی مہمان ہوں، میرا خاوند پاس نہ ہوا، میری ننھی بیٹی میرے پاس نہ ہوئی تو کیا ہوگا؟ اللہ اللہ! اللہ تعالیٰ کے سہاروں پر چلنے والے کیسے کیسے اپنی پہچان چھوڑ جاتے ہیں۔ اس کی بیماری جبکہ حد سے بڑھ چکی تھی۔ اس کا واحد بھائی محمد اسلم خالد لندن سے اسے ملنے کے لئے حاضر ہوا۔ بشریٰ نے اسے اپنی ایک خواب سنائی وہ خواب اس کی زندگی کا خلاصہ ہے۔ اس کی زندگی کا مطلوب۔ اس کی زندگی کا حاصل۔ اس خواب کے بیان سے بڑھ کر مجھ جیسا انسان ذکر خیر کے لئے اور کیا الفاظ تراشے گا۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ اس نے خواب میں دیکھا۔ "ایک شیشے کا جار (مرتبان) ہے جو کہ سامنے دکھائی دے رہا ہے۔ اور میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ جار، اوپر کو چلا جاتا ہے۔ میں نے پھر روزہ رکھا۔ تو جار پھر سے اوپر چڑھ جاتا ہے۔ اس پر میں نے کہا۔ اللہ میاں، میں نے اتنی تضرعات کیں اور تو نہیں سنتا۔ اس پر جار، پھر سے نیچے اترتا ہے۔ اور اس میں سے آواز آتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ بول رہا ہے۔ "تیری تضرعات کو اور۔ مسخر کر کے اور بھی کام دیں گے۔" (بشریٰ نے اپنے بھائی کو بتایا کہ مجھے اس فقرہ کی سمجھ نہیں آئی)

دراصل یہ خواب اور اس خواب کی کیفیت ہی اس کے اوصاف حمیدہ کے بیان پر محیط ہے۔ اس لئے کوئی لفظ زائد کئے بغیر یہی کہوں گا۔ ولایت اور بھلا کسے کہتے ہیں!!!

اللہ تعالیٰ اس کو غریق رحمت کرے۔ اس کی تربت پر اس کے فضلوں کی بارشیں برستی رہیں۔ اور اس کے بچوں کو اپنی کفالت اور حفظ و امان میں رکھے۔ برادرم رفیق احمد صالح کو صبر جمیل سے نوازے۔ انہوں نے اس کی بیماری کے دوران، علاج معالجہ اور دعاؤں میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر 31333 میں اشتیاق احمد طاہر ولد سردار احمد طاہر قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 109 ر۔ب مسعود آباد ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-3-11 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ یکصد پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد اشتیاق احمد طاہر چک نمبر 109 ر۔ب مسعود آباد P.O چک نمبر 109 ر۔ب روڈ ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 رانا محمد اکرم محمود مربی سلسلہ وصیت نمبر 27533 گواہ شد نمبر 2 محمد ارشد نعیم مسل نمبر 30959

مسل نمبر 31334 میں عفیفہ مظفر زوجہ مظفر احمد ساہی قوم جٹ وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 384/A پیپلز کالونی نمبر 2 فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-3-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیورات طلائی 595 گرام مالیتی دو لاکھ اکیاون ہزار چھ سو اسی روپے، درحق مہر وصول شدہ پچاس ہزار روپے کل جائیداد تین لاکھ ایک ہزار چھ سو اسی اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عفیفہ مظفر 384/A پیپلز کالونی نمبر 2 فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 مظفر احمد ساہی خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد اکرم حفیظ وصیت نمبر 27002۔

مسل نمبر 31335 میں شہزادہ فیض بنت چوہدری فیض احمد صاحب قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیپلز کالونی نمبر 2 فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-3-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی 51 گرام مالیتی 21296 روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شہزادہ فیض صاحبہ 384/A پیپلز کالونی نمبر 2 فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 مظفر احمد ساہی 384/A پیپلز کالونی نمبر 2 فیصل آباد گواہ شد نمبر 2 حافظ محمد اکرم حفیظ وصیت نمبر 27002۔

مسل نمبر 31336 میں چوہدری ریاض احمد ولد چوہدری عبدالغنی صاحب قوم آرائیں پیشہ تجارت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-9-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ چھ ہزار روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری ریاض احمد 703/B پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 محمد اکرم حفیظ وصیت نمبر 27002 گواہ شد نمبر 2 چوہدری احمد الدین وصیت نمبر 14114۔

مسل نمبر 31337 میں چوہدری محمد اسلم ساہی ولد چوہدری شاہ محمد صاحب قوم جٹ ساہی پیشہ..... عمر 80 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا روڈ گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-2-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان برقبہ دس مرلہ واقع سوندی پورہ گجرات کا 1/4 حصہ مالیتی ڈیڑھ لاکھ روپے (2) ایک کنال زمین بنجر واقع ٹپیالہ ساہیاں ضلع گجرات مالیتی آٹھ ہزار روپے (3) نقد دو لاکھ نوے ہزار روپے کل جائیداد مالیتی چار لاکھ اڑتالیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری محمد اسلم ساہی سوندھی پورہ سرگودھا روڈ ضلع گجرات گواہ شد نمبر 1 مظفر احمد منصور مربی سلسلہ وصیت نمبر 18282 گواہ شد نمبر 2 طارق محمود وصیت نمبر 25364۔

مسل نمبر 31338 میں نجیب احمد ولد ملک سلطان علی صاحب قوم ریحان پیشہ ملازمت عمر 27 سال چھ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد والا ضلع سرگودھا حال شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-1-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 6500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نجیب احمد شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین گواہ شد نمبر 1 محمد مشتاق وصیت نمبر 17709 گواہ شد نمبر 2 سید خلیل احمد شاہ وصیت نمبر 26261۔

مسل نمبر 31339 میں ظفر احمد باجوہ ولد اسد اللہ خان قوم باجوہ پیشہ فارغ عمر 71 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-6-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس

آپ کا خط ملا

مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔

بخدمت مکرم و محترم قبلہ بزرگوارم ایڈیٹر صاحب الفضل ربوہ

جلسہ سالانہ انگلستان کا آنکھوں دیکھا حال آپ کے مضامین کے ذریعہ وقفوں وقفوں سے دیار مشرق کے باسیوں کو مل رہا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں جو روابط آپ نے پیدا کیے جس حکمت سے انگریزوں کو پیغام حق پہنچایا اس کی لحہ بہ لحہ داستان بھی بہت دلچسپ ہے آپ نے تو سیر کو بھی دعوت الی اللہ میں تبدیل کر دیا حقیقت میں روشندان نیکی کی آواز سننے کے لئے رکھا ہوا ہو تو ہوا نے تو آنا ہی ہوتا ہے

آپ پر تو وہی شعر صادق آتا ہے۔

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

ریجنٹ پارک کی خاتون کے واقعہ کو ہی لے لیں جس کی کتیا کے حوالہ سے آپ نے بات شروع کی چونکہ وہ لوگ کتوں سے پیار کرتے ہیں آپ نے اسی سے آغاز کیا (کتنا پیارا فقرہ ہے یہ) "لگتا ہے یہ کتیا کاٹتی نہیں۔" آپ کے اس فقرہ کے بعد اسی انگریز خاتون نے اپنی کتیا کی کتنی تعریفیں کیں اور پھر اس کے بعد گفتگو کا موقع بھی مل گیا بلا شبہ۔

دیکھنے والے قیامت کی نظر رکھتے ہیں

جب میں یہ واقعہ پڑھ رہا تھا تاریخ کا ایک مشہور واقعہ میرے ذہن میں آیا بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اپنے حواریوں کے ساتھ ایک جگہ سے گزر رہے تھے راستے میں ایک مرا ہوا گدھا دیکھا سب نے منہ دوسری طرف پھیر لیا لیکن حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا: کہ "دیکھو اس کے دانت کتنے خوبصورت ہیں۔" اب دیکھیں مرے ہوئے۔ تعفن زدہ مردار میں سے بھی ایک اچھی چیز آپ نے تلاش کرلی۔

بلا شبہ یہ دور دعوت الی اللہ کا دور ہے۔ زمانہ متقاضی ہے کہ دعوت الی اللہ ہر لحہ کی جائے کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیا جائے اس کے لئے یہی انداز اور یہی نسخے کار گر ہیں کہ عاجزی اور انکساری کے ساتھ ہر طرف پیغام پہنچاتے چلے جائیں۔ حضرت امام الرابع نے دعوت الی اللہ کا ایک یہ بھی گر بیان فرمایا ہے کہ مثبت دلائل اور مثبت پہلو ابھارے جائیں۔" امر واقعہ یہ ہے کہ ہر شخص میں کوئی نہ کوئی ایسا پہلو ہوتا ہے۔ کہ جس کو اس کے سامنے بیان کیا جائے تو پھر اس کے ذریعے بڑی آسانی سے رابطہ پیدا ہو جاتا ہے۔ بلاشبہ دعوت الی اللہ کی جوت جو ہزار ہا بلکہ لکھو کھہا احمدیوں کے سینوں میں لگی ہوئی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ کی دلی تڑپ کا عکس ہے جو امامت کے طاقچہ کے ذریعے سے منعکس ہو کر ہم پر پڑ رہی ہے۔ ایک دفعہ کسی نے زور سے دروازہ کھٹکھٹایا حضرت بانی سلسلہ باہر تشریف لائے آپ نے فرمایا "دروازہ اس زور سے کھٹکا تھا کہ میں نے سمجھا کہ یورپ کے فتح ہونے کی خبر آئی ہے۔"

ان تمام باتوں کے تذکرے کا مقصد یہی ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں اور اپنے امام کی اقتداء میں دائیں بائیں آگے پیچھے اس مہم میں ساتھ دیں۔ اور مجاہد بخارا جس نے اسیری کے دوران ہی بہت سارے پھل حاصل کر لئے تھے اور .... مربی سپین جس نے بستر مرگ پر بھی نہ صرف خود زبانی دعوت الی اللہ کی بلکہ رشتہ داروں کو بھی یہی پیغام دیئے کہ دعوت الی اللہ کریں اور .... اصول کی فلاسفی بھی تقسیم کرتے۔

آج کی زندانوں میں اسیران راہ مولیٰ بس انہیں نمونوں کو زندہ کئے ہوئے ہیں آپ تو مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ خود اسیر رہ چکے ہیں اور اسیری میں دعوت الی اللہ کر چکے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) زرعی زمین برقبہ چھ کنال واقع وجید والی ضلع سیالکوٹ مالیتی پچاس ہزار روپے (2) زرعی زمین برقبہ چھ کنال واقع چونڈہ ضلع سیالکوٹ مالیتی ایک لاکھ تیس ہزار روپے۔(3) مکان برقبہ 20 مرلہ واقع چونڈہ ضلع سیالکوٹ مالیتی سوا لاکھ روپے (4) پلاٹ برقبہ ساڑھے تین مرلہ واقع چونڈہ ضلع سیالکوٹ پینتیس ہزار روپے (5) نقد رقم چالیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 2750 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ظفر احمد باجوہ محلہ مہمند والی چونڈہ حال رحمان کالونی ربوہ گواہ شد نمبر1 محبوب احمد لون چونڈہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر2 طارق محمود شاد ریلوے روڈ چونڈہ۔

مسل نمبر 31340 میں اعجاز احمد ولد محمد نواز صاحب قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صابو کے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-7-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ چھ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد اعجاز احمد ساکن صابو کے P.O پھلورہ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر1 انور احمد صدر جماعت احمدیہ مرل ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر2 نعیم احمد قائد مجلس مرل ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر 31341 میں تسنیم اختر بنت محمد رفیق صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلاس والا غربی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-5-19 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زیورات طلائی وزنی آٹھ گرام مالیتی تین ہزار سات سو روپے (2) مسلم کمرشل بینک کلاسوالہ میں پانچ ہزار روپے (3) نقد ساڑھے چھ صد روپے کل جائیداد مالیتی نو ہزار تین سو پچاس روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد تسنیم اختر ساکن کلاسوالہ غربی P.O خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 اظہر الحق کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر2 ظفر اقبال کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ۔

واقفینِ نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

سمیر احمد خان
ابن منیر احمد خاں
کلفٹن کراچی

اسماء سفدر بنت محمد صفدر نارووال شہر

نبیلہ نور بنت رشید احمد نارووال شہر

ثمرہ ناصر بنت ناصر احمد نارووال شہر

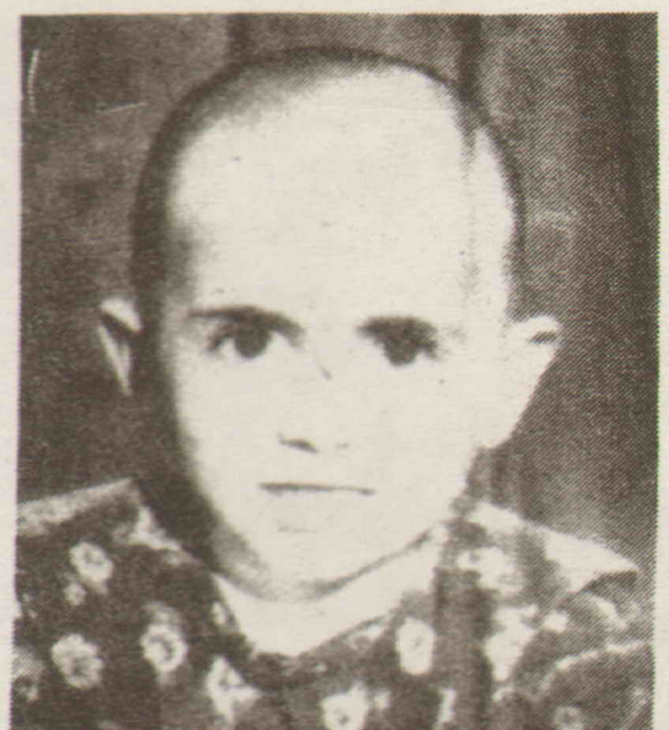

تمینہ افضل بنت محمد افضل صاحب نارووال شہر

محمد باسل احمد طاہر ابن مرزا طاہر احمد نارووال شہر

عثمان احمد چیمہ ابن زاہد اقبال چیمہ حاصل پور

افتخار احمد منصور ابن مبشر احمد نارووال شہر

احمدیہ ٹیلی ویژن
انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار 27۔ اکتوبر 1997ء

12-00 جرمن سروس
1-00 رات۔ اردو کلاس۔
2-00 بیت بازی۔ محبت کلام الٰہی۔
2-30 درس کلام الٰہی نمبر19۔ (1996ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ بیت الفضل لندن۔ یو۔ کے۔
4-30 چینی زبان سیکھئے۔
5-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو۔ تعلیمی پروگرام۔ حاصل پور۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 اراؤنڈ دی گلوب۔
8-00 ....
9-00 چینی زبان سیکھئے۔
10-00 حضرت صاحب کی ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ۔
11-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو۔ تعلیمی پروگرام حاصل پور۔
12-00 درس کلام الٰہی نمبر19۔ (1996ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ از بیت الفضل لندن۔ یو۔ کے۔
1-30 بیت بازی۔ "کلام الٰہی کی محبت"
2-00 لقاء مع العرب۔
3-00 اردو کلاس۔
4-00 سپورٹس۔ بیڈ منٹن۔ ربوہ بمقابلہ سرگودہا۔
5-05 تلاوت خبریں۔
5-30 نارویجین زبان سیکھئے۔
6-00 انڈونیشین پروگرام۔ ہومیو پیتھی کلاس نمبر41۔
7-00 بنگالی پروگرام۔
8-00 ہومیو پیتھی کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
9-00 لقاء مع العرب۔
10-00 ترکی پروگرام۔ ڈاکٹر محمد جلال صاحب شمس کے ساتھ۔
11-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔

بقیہ صفحہ 1

آخرت کی سزا بھی ملے گی اور اس کی ساری (عبادات) اکارت جائیں گی اور جھوٹ جو ہے کئی طرح کے بھیس بدلتا ہے۔

(از خطبہ 27 جون 1997ء)

ooo

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 25- اکتوبر-1997ء
درجہ حرارت کم ازکم 17 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 25 درجے سنٹی گریڈ

○ جموں و کشمیر سالیڈریٹی فورم کی اپیل پر گذشتہ روز لاکھوں افراد نے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر واہگہ سے سری نگر تک انسانی زنجیر بنائی۔ اس میں تمام سیاسی اور دینی جماعتوں کے ارکان کشمیری مہاجرین سکولوں کے طلبہ طالبات اساتذہ غرضیکہ ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی اور مقبوضہ کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کے ساتھ مکمل یک جہتی کا ثبوت دیا۔ لیڈروں نے اقوام متحدہ کے دفتر میں یادداشت بھی پہنچائی۔ انسانی زنجیر کو دیکھنے کے لئے 9 ملکوں کے سفیر اور سفارت کار اور 25 غیر ملکی خبر رساں اور نشریاتی اداروں کے نمائندے مظفر آباد پہنچے۔ وزیراعظم نواز شریف کی نمائندگی وفاقی وزیر مشاہد حسین اور چوہدری سرور نے کی۔

○ زنجیر کا آغاز صبح ساڑھے دس بجے واہگہ بارڈر سے ہوا۔ رینجرز نے مظاہرین کو چیک پوسٹ پر روک لیا۔ سکھوں سے اظہار یکجہتی کے لئے بینر غباروں کی مدد سے ہوا میں اڑائے گئے۔ اعجازالحق اور مشاہد حسین نے فضائی جائزہ لیا۔ فوج کے ہیلی کاپٹر پرواز کرتے رہے۔ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے متعدد علاقوں کا محاصرہ کئے رکھا۔ سری نگر میں مظاہرین پر تشدد کیا گیا درجنوں افراد زخمی ہو گئے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کے گشت سے جنگ کا سماں پیدا ہو گیا۔ چکوٹھی پر سیاسی قیادت متحد ہو گئی پورا پاکستان جہادی ترانوں سے گونجتا رہا۔

○ مجموعی طور پر 625 کلو میٹر تاریخ کی طویل ترین زنجیر بنائی گئی۔ لاہور میں واہگہ سے شاہدرہ تک لوگوں نے قطار بنائی۔ اسلام آباد' راولپنڈی' گوجرانوالہ' سیالکوٹ' وزیر آباد' گجرات' لالہ موسیٰ' کھاریاں' سرائے عالمگیر' دینہ' پشاور' فیصل آباد اور کراچی میں بھی شہریوں نے کشمیری عوام سے بھرپور یکجہتی کا اظہار کیا۔

○ انسانی زنجیر کی خاص بات یہ تھی کہ تمام سیاسی جماعتوں نے کسی قسم کے امتیاز کے بغیر شرکت کی اس کے علاوہ غیر سیاسی تنظیموں اور جماعتوں نے بھی حصہ لیا۔ مسلم لیگ' مسلم کانفرنس' پیپلز پارٹی' جمہوری پارٹی' جماعت اسلامی' اور جے یو آئی سمیت تمام سیاسی جماعتوں کے رہنما کارکن خواتین اور بچے بھی شریک ہوئے۔ شرکاء پر جگہ جگہ پھولوں کی پتیاں نچھاور کی گئیں۔ کنٹرول لائن سے ایک کلو میٹر دور کھڑے ہو کر بھارت کو پیغام دیا گیا کہ پاکستان اور آزاد کشمیر کے عوام مقبوضہ کشمیر کے بھائیوں کے ساتھ ہیں۔ لیڈروں نے اقوام متحدہ کے دفتر میں یادداشت پہنچائی۔

○ صدر مملکت سردار فاروق لغاری نے کہا کہ مغرب نے اسلام کو حریف بنا رکھا ہے اور ہم ہیں کہ داخلی محاذ آرائی کی گرفت میں ہیں۔ اسلامی ممالک اپنے معاشروں کی تشکیل نو کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مغربی ثقافتی یلغار کا مقابلہ کرنے کے لئے سخت جدوجہد کی ضرورت ہے انہوں نے یہ باتیں ایک سیمینار سے خطاب کے دوران کہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ کیمونزم کے بعد مغربی مفکرین اسلام کو سب سے بڑا حریف گردانتے ہیں۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ ملت اسلامیہ کے دانش ور عصر حاضر کا بھرپور جواب دیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ داخلی محاذ آرائی عالم اسلام کے لئے بہت بڑا چیلنج ہے۔ انہوں نے یہ بھی مشورہ دیا کہ دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں میں اسلامی تعلیمات اور مسلم دانش وروں کی تخلیقات کا ترجمہ کر کے اسے دنیا میں پھیلایا جائے۔

○ وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ ججوں کے تقرر کے معاملہ میں فیصلہ اب پارلیمنٹ ہی کرے گی۔ ان کے اس بیان سے واضح ہوتا ہے کہ ججوں کے تقرر کے بارے میں بحران ختم نہیں ہو سکا۔ وزیراعظم نے دولت مشترکہ کانفرنس کے لئے روانگی سے قبل ائرپورٹ پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ سپریم کورٹ کے محترم جج صاحبان نے جن امور کی طرف توجہ دلائی ہے وہ قابل غور ہیں۔ ہم اس معاملے کو افہام و تفہیم کے ذریعے حل کرنا چاہتے ہیں اسی لئے تاخیر ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں غیر ضروری معاملات میں الجھایا جا رہا ہے ان حالات سے اپنے عزائم کی تکمیل چاہنے والوں کو مایوسی ہو گی۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہر ادارے کا تقدس بحال ہو۔ چیف جسٹس کے خلاف ریفرنس دائر کرنے کی خبروں پر جب ان سے تبصرہ کرنے کو کہا گیا کہ تو انہوں نے کہا کہ میں اس پر تبصرہ نہیں کروں گا۔ میں نے یہ خبر اخباروں میں پڑھی ہے۔ ایسی خبروں کا جواب نہیں دے سکتا۔ معاملہ پارلیمنٹ میں آیا تو دیگر اداروں سے بھی مشورہ کیا جائے گا۔

○ بعض ذرائع نے کہا ہے کہ صدر نے چیف جسٹس کے خلاف ریفرنس کی حمایت نہیں کی۔ صدر کے جواب پر حکومت نے اپنا ارادہ تبدیل کر دیا ہے۔

○ سپریم کورٹ کے ذرائع نے بتایا ہے کہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ اپنے موقف سے نہیں ہٹے ان کا کہنا ہے کہ میں عدلیہ کی آزادی پر حرف نہیں آنے دوں گا۔ 20۔ مارچ کے فیصلے کی روشنی میں موقف سے ہٹنے کا مطلب آئین اور عدالتی فیصلے کی نفی ہو گا۔ سپریم کورٹ نے پانچ حقدار ججوں کو ترقی دینے کے لئے نامزدگی کی ہے۔ حکومت کسی جج کو سپریم کورٹ میں نہیں لانا چاہتی تو تحریری وجوہات بیان کرے ورنہ سفارشات پر عمل درآمد کی پابند ہے۔

○ پیپلز پارٹی کے رہنما اور قانون دان بابر اعوان ایڈووکیٹ نے ججوں کی تقرری کے لئے نوٹیفکیشن کے اجراء کے لئے سپریم کورٹ میں رٹ دائر کر دی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ چیف جسٹس کی جانب سے سمری بھیجے جانے کے بعد وزیراعظم اور حکومتی مشینری کا رویہ تشویشناک ہے۔

○ جمعہ 24۔ اکتوبر کو آزاد کشمیر کی قوم پرست جماعتوں نے انسانی زنجیر میں شرکت کرنے کی بجائے یوم سیاہ منایا۔ اور سٹیٹ گیسٹ ہاؤس کے سامنے علامتی بھوک ہڑتال کی۔ ان میں پی این پی' لبریشن فرنٹ اور' قراقرام نیشنل موومنٹ شامل تھے۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ عدلیہ اور حکومت کی محاذ آرائی حکومت کے لئے خطرے کی گھنٹی ہے۔

○ قائد ایوان کی تبدیلی کے لئے پیپلز پارٹی نے رابطے شروع کر دیئے ہیں۔ خالد کھرل اور یوسف رضا گیلانی نے گوہر ایوب سے ملاقات کی۔ اس کے بعد چوہدری برادران سے بھی ملے۔

○ عدلیہ اور حکومت تنازعے میں اے این پی نے حکومت کی حمایت کر دی ہے۔ چوہدری نثار علی اور وزیر قانون خالد انور نے ولی خان اور نسیم ولی خان سے ملاقات کی۔ اور نواز شریف کا خصوصی پیغام پہنچایا۔

○ سابق وزیر داخلہ نصیراللہ خان بابر نے اصغر خان کیس میں بیان حلفی داخل کر دیا ہے۔

ڈاکٹر عمیر احمد ہومیو فزیشن
N-173 ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن
لاہور فون: 5163862
Email : LHR01728 @ paknet1.ptc.pk

میٹرک - انٹرمیڈیٹ اور بی اے کی کتب اور معیاری سٹیشنری دستیاب ہے۔
نوبل سٹیشنری سنٹر اقصیٰ روڈ ربوہ

• ہر قسم کے لیڈیز اور جنٹس کپڑے کیلئے
• نیز اعلیٰ معیار کے جاپانی سوٹ ہر کلر میں اور • ٹرپل جارجٹ کے برقعے ہر کلر میں خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔
ستارہ کلاتھ ہاؤس
عقب بانو بازار (دارالبرکات) ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰/- ۶۰ گرام ۹۰/- ۱۰۰ گرام ۱۵۰/- روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۲۵۰/-
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

مہنگائی کے دور میں
احمدی بھائیوں کیلئے خوشخبری
اب
نیو محمود ٹیلیویژن کمپنی
نئی انتظامیہ کے ساتھ
• احمدیہ ٹیلیویژن فری سیٹ کروائیں
• صرف 50 روپے وزٹ چارجز ادا کریں اور ۱۰۰ % رزلٹ حاصل کریں
• 8 فٹ کی سپیشل ڈش برائے احمدیہ ٹیلیویژن پر ۱۵ فٹ کی ڈش کا رزلٹ حاصل کریں۔
21 - مال روڈ - لاہور
7235175 - 7125089 - 7226508
7355422

فروخت و تبادلہ پلاٹس
سرگودہا شہر کے رہائشی و کمرشل پلاٹس کی فروخت جاری ہے۔ نیز تبادل راولپنڈی اسلام آباد و ربوہ کی سکنی۔ کمرشل اور زرعی زمین کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب رابطہ کریں۔
سرگودہا: فخر اسٹیٹ ایجنسی۔ فخر احمد
موبائل 212464 / 0341-775609
راولپنڈی اسلام آباد: لیڈرز۔ محمد احمد خان
Res : 593883 OFF : 552388
ربوہ: پولٹری ماسٹر۔ خالد۔ زاہد OFF: 213115